نور افشاں

[illegible]

[illegible]

گلدستۂ اخبارات

[illegible]

نورافشاں

——کہتے ہیں کہ ملک امریکہ کے ایک جنگ میں ایک فوج نے شکست کھائی اور اسی سبب سے جنگ طول کر گئی اور اس شکست کا ملزم ایک جنرل کے ذمہ لگایا گیا کہ اس شخص نے حکم احکام کی پوری پوری تعمیل نہیں کی اسکو چاہئے تھا کہ اپنی فوج کا دستہ وقت معین پر حاضر رکھتا مگر بہت دیر کے بعد پہونچا جنرل موصوف نے اپنی برئیت کے لئے بیان کیا کہ فاصلہ دراز تھا اور وقت معینہ پر حاضر ہونا سخت دشوار تھا صاحب موصوف کا مقدمہ کورٹ مارشل میں پیش ہوا جسکا نتیجہ بجز ذلت و خواری کچھ نہ نکلا۔ تھوڑی دیر کے بعد حکام کورٹ مارشل کی آنکھیں کھل گئیں اور انکے مقدمہ کی نظر ثانی کی گئی اور عدالت نے اقرار کیا کہ اسکی سابقہ غلطی پر محمول تھی اور اس جنرل کے عذرات واقعی درست ہیں اور وہ سچا ہے اور تب دریافت ہوا کہ اسکا یہ باعث تھا کہ اس ملک کے سارے نقشے جن میں جنگ ہوا تھا غلط تھے اور جو نقشہ جنرل کے پاس تھا اس کے مطابق فوج کا بر وقت مقررہ پر اپنا دستہ فوج کا لیکر حاضر ہونا ناممکن تھا ✦

اس واردات سے ہم ایک عمدہ سبق سیکھ سکتے ہیں اگر اس معاملہ میں یہ ضرور ہے کہ نقشہ جات صحیح موجود ہوں تو کسقدر اُن راستوں کا (جو ہم خدا سے رکھتے ہیں) درست چنانچہ قابل اطمینان نشان موجود ہونا چاہئے۔ کتنے کتنے ایسے لوگ کے بغیر تیاری مرجاتے ہیں اور بعضوں کا حساب کتاب اگرچہ روحانی نقشہ جات پر ہوتا ہے مگر تو بھی یہ نقشہ نگار کی واقفی کی ضرورت کو بخوبی ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ سکو اس امر کا علم نہایت ہی ضروری ہے انسان کے لئے کیا ضرور ہے کہ نجات پاوے ✦

اور ناظرین کلام الہی یعنے بائبل ہی وہ روحانی نقشہ ہے کہ ضرورت کے مطابق ہے یہ کتاب ہمیں ہماری حاجات

روشن کرتی ہے اور یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ ہم خدا کے حضور کس طرح مقبول ٹھہر سکتے ہیں۔ مگر تعجب کی نظر سے دیکھا جاوے تو ہر فرد بشر خواہ عیسائی خواہ ہندو خواہ مسلمان ہر ایک غیر ملک کہ بائبل جانتا ہے اور فائدہ بخش ہے مگر انکو بائبل ہی کا حکم اخلاق سکھلاتا ہے ✦

بمکو یاد ہے کہ اخبار ہندو پیٹریٹ میں ایک برہمو سماج کا قول تھا کہ بجز بائبل کوئی دیگر کتاب ہندو کے نہیں کہ بائبل سے زیادہ تر اخلاق سکھلا دے ✦

——ہم نے ایک کرسچن رسالہ سے لکھتے ہیں کہ جناب پادری ایکسن صاحب ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی۔ پرنسپل الفنسٹن کالج سے استعفیٰ دے دیا اور صاحب موصوف ولایت تشریف لے گئے ✦

اس فاضل خدا کے بندہ کی ذات جس نے اپنی جوانی کی قوت کو خداوند کی صلیب کے صدقے کر دی تھی اور جو قبول ایڈیٹر سنٹ اوی ایسے ہی ہیں تاکہ ان لوگوں کا خیر خواہ کر دیا تھا جو ڈاکٹر ولسن صاحب مرحوم کے انتقال سے دل تھے (رخصت کی تقریب پر) وہ جلسہ میں جو تعظیم انکی علیحدگی کے اور جس جس کے لگے گورنر و دیسی مسیحی۔ پارسی ہندو وغیرہ وغیرہ حاضر تھے دیئے ✦

پہلا ایڈریس جو بمبئی کی دیسی مسیحی جماعت کی طرف سے تھا پیش ہوا جس میں مسیحیوں کے کامل دستور سے پیش کیا گیا کہ انکی رخصت کے وقت ہم دیسی کلیسیا کا شکریہ اور رنج کا اظہار نہایت ہی مناسب سمجھتے ہیں ہمارا منشا یہ نہیں کہ آپکی لیاقتوں کا جداگانہ اظہار کریں پر ہم صرف اسپر کفایت کرتے ہیں کہ ہم سب آپکی تعریف کو شکستوں اور فرائض ادا کرے ہم اطمینان کر رہے ہیں آپکے ساتھ برسوں کے تعلیم ہوئے اس ملک اور انکے باشندوں کے کامل علم اور تجربہ کاری نے بمکو حیرانی میں ڈال رکھا ہے ✦

اس امر کی شہادت کو ہم دیتے ہیں کہ اس ملک میں بھی مذہب کی ترقی اور تعلیم اکثر انکے چال چلن اور عادت پر منحصر ہے غیر اقوام میں ترقی مسیحی کلیسیا میں شامل ہونے تھے جن نے تمام دیسی مسیحیوں اور خصوصاً سنٹ پیٹرز چرچ آف سکاٹلینڈ کی روحانی بہبودی کو مد نظر رکھکر ہمیشہ اپنا شوق دکھلایا ہے اور محنت کو گوارا کیا ہے اور بحیثیت پرنسپل سکول اور سکریٹری مشن ہونے کے دیسی مسیحیوں کے درمیان کلام کیا ہے۔ بیچاروں تکلیف زدوں کی مدد کی ہے علاوہ بریں لڑکے اور لڑکیوں کے سنڈے سکول کے انتظام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ الغرض نے افعال اور اقوال سے ہی کلیسیا کو جو بچپن کی حالت میں ہی فائدہ پہونچا ہے۔ اور ان محنتوں میں نہ صرف آپ ہی مصروف رہے ہیں بلکہ مسیم صاحبہ نے بھی وقتاً فوقتاً اس نیک کام میں مدد دی ہے ✦

آخر میں ہماری دعا یہ ہے کہ ہمارا سالانہ جلسہ سے آپکو اس ملک سے بیجانے پھر اس ملک میں واپس لائے اور دوسرا ایڈریس سوسائٹی انسٹیٹیوشن کے معلم و متعلمین کی طرف سے تھا۔ اسکا خلاصہ یہ تھا کہ ہم سب خوشی تعلیم اور کمر ہمت کا اس وقت کہ آپ اس انسٹیٹیوشن کے پرنسپل کے عہدہ کو حسن لیاقت سے انجام دیتے ہیں تعلق ہیں اظہار اس موقع پر نہایت ہی مناسب سمجھتے ہیں ✦

آپکے لائق اور پر تعلیم لکچروں نے جنہیں عمدہ تہذیب کورٹ کورٹ کر بھری تھی ہمارے دلوں کو اعلیٰ مرتبہ کی طرف رجوع کیا ہے اور ہمکو بخشش امید ہے کہ اخلاق کے یہ اصول ہماری آئندہ زندگی میں ہمارے لئے بہت مفید ہوں گے اپکی منکسارانہ و حلیمانہ طبیعت اور پر محبت حرکات نے ہمارے دلوں میں پورا پورا اثر پیدا کیا ہے۔ اس زمانہ میں خصوصاً انگریزی مختلف مذہب وقوت کے لوگوں میں وہ تعلق اُلفت نے ترقی کی ہے جسکو دیکھکر کے اُن کا شکریہ جو ہمیں اور دیسیوں کے میل جول کے سد راہ ہوتے ہیں توڑ دیا ہے اب ان اداروں سے انکی خدامت از انسکے شبہات معلوم دیتی ہے ✦

اور ناظرین ان خیالوں سے کیا ثابت ہوتا ہے کیا مسیحی مذہب کی قدر نظر نہیں آتی ہے کیا تجھے مسیحی کی خوشبو عالم کو نہیں پہچانی



یورپ کی موجودہ حالت

ہم نے اپنے ناظرین اخبار کو پرچہ اخبار زرافشاں مطبوعہ ۲۰ فروری [illegible] میں یورپ کی حالت سے آگاہ کیا تھا۔ اب ان دو ماہ کے اندر یورپ کی حالت نے کچھ اور ہی رنگ بدلا ہے سو اب پھر ناظرین کی آگاہی کیواسطے یورپ کی موجودہ حالت کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ گو یورپ کی حالت ابھی تک خاموش تھی اور امن بحال ہے کوئی [illegible] نہیں کہہ سکتا کہ موجودہ حالت تشویش سے خالی ہے۔ گو تمام یورپ میں جدال و قتال کی آگ مشتعل نہ ہوئی ہو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو کونے میں آگ سلگ رہی تھی وہ آگ بالکل بجھ گئی۔ جیسا کہ گذشتہ پرچہ [illegible] اگر کوئی ہم سے دریافت کرے تو ہم یہی جواب دینگے کہ آج کے روز جو حالات ہیں نہایت ہی خوفناک ہیں۔ شمالی افریقہ، مصر، بوسنیا، ہرزگوینا اور اُن کے ساتھ تمام حالات جنگ [illegible] گو شمالی افریقہ کا گوشہ مفسدی کے برپا ہونے میں شہرت [illegible] رکھتا ہے لیکن اب یہ گذشتہ معاملہ مصر بالخصوص حالات ہرزگوینا اور بوسنیا کے مقابلہ میں چشم پوشان خیال نہیں کیا جاتا [illegible] یہ ہے کہ گو شمالی افریقہ میں فتنہ و فساد کی آگ بھڑک رہی ہے لیکن خبروں سے ثابت ہوتا ہے کہ فرانس پر بھی نقصان غالب ہو گیا ہے اور وہ یہی چاہتا ہے کہ کسیطرح آسانی کے ساتھ اسکی ساری فتوحات مکمل ہو جائیں اور شمالی افریقہ کے مسلمانوں کا جوش و خروش رفع ہو جائے۔

سلطان روم گو خاموش ہیں لیکن فرانس کی کاروائی شمالی افریقہ کو نگاہ زبردست دیکھ رہا ہے اور وہ انتظامی کی غرض سے بالفعل ترپولی کے انتظامات میں مصروف ہے۔ درحقیقت سلطان ترکی ایسے وقت میں اس سے بڑھکر اور کچھ نہیں کر سکتے کہ فرانس کی حد سے زیادہ پیشقدمی کو روکیں اور اپنا گھر بچائیں۔ ظاہر ہے کہ فرانس اور ترکی حتی الوسع جنگ کرنا نہیں چاہتے۔ ایک خوف وہ جانب ہے اور اس سے یورپ کے خوف کا بھی امکان ہے۔ نہ اگر سلطان فرانس کی اولوالعزمی کا اظہار کرتے تو ضرور یورپ میں کبھی کا غدر ہو گیا ہوتا۔ مصر کا نازک معاملہ بھی اگرچہ شمالی افریقہ کے معاملہ سے پیدا ہوا ہے جن سلطنتوں کا تعلق شمالی افریقہ کے ساتھ ہے معاملہ مصر کے ساتھ بھی ہے نہیں سلطنتوں کو تعلق ہے باہم قابل ہے۔ مصر کا معاملہ جداگانہ معلوم ہوتا ہے۔ نواحی تونس میں علی بن خلیفہ اور مصر میں احمد عربی پاشا بہت بڑے اثر ڈالنے والے موجود ہیں اور شمالی افریقہ اور مصر میں جب کبھی کوئی سخت انقلاب برپا ہوگا تو انہیں دو شخصوں کی بدولت ہوگا اور بعض سلاطین یورپ انہیں دو شخصوں سے آنکھیں [illegible] خوفناک ہو رہے ہیں۔

ہرزگوینا اور بوسنیا کا معاملہ اگرچہ یورپ کے تمام حالات کے بعد پیدا ہوا ہے لیکن چشم پوشان ہونے کی وجہ سے ہم انکو تمام معاملات سے بڑھکر پرخوف خیال کرتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ یورپ کے مفسدہ انگیز مقامات کے گویا صوبجات مذکورہ بالا صدر مقام اور مرکز ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان صوبوں کے فساد میں روس شرکت رکھتا ہے اور روس ہی نے ایک عمدہ موقع دیکھا کہ اپنی مفید مطلب کاروائی شروع کی۔ جب روس نے دیکھا کہ کل یورپ کی حالت نازک ہو رہی ہے اور تمام سلاطین یورپ کو تشویش ہے یہی حتی الوسع ایسے وقت میں اپنا کام نکال جانے لیکن بہت غنیمت ہے کہ یورپ پر روس کا افسوں ابھی کامل موثر نہیں ہوا۔ متواتر خبروں سے ثابت ہوا ہے کہ اسٹریا کی فوج نے مفسدوں کی قوم میں نہایت عمدہ [illegible] ہے اور روز بروز مفسدوں کی آگ بجھتی جاتی ہے اور بڑی بات یہ ہے کہ سلطان نے بھی اسٹریا سے ساز کر لیا اور مذکورہ بالا مفسدہ کے دور کرنے کے لئے اسٹریا اور ترکی دونوں متفق ہو گئے اور اب تو ایسی ایسی علامات پائی جاتی ہیں کہ غالباً جرمن بھی اس میں شامل ہو جائیگا اور ظاہر ہے کہ جب یورپ کے بعض ریاستیں ایک جانب ہو جائینگے تو یورپ کی امن و امان پر کوئی دھمکی نہ ہوگی۔

یہ بھی قرین قیاس ہے کہ گو سلاطین یورپ نے ظاہر ہو کر اختیار کر رکھا ہو مگر غضب برابر مراسلت جاری ہے اور ہر ایک سلطنت دوسری سلطنت کے بھی چاہتی ہے کہ ۱۸۷۸ء کی طرح کوئی فساد برپا نہ ہو کیونکہ اگر ایک مرتبہ یورپ میں جنگ واقع ہوئی تو معلوم نہیں کہ کیا گل کھلیگا۔ تمام سلطنتیں بخوبی سمجھتی ہیں اور اپنے حقوق کے بچانے پر مستعد ہیں بطرح کوئی بڑا آباد بھرپور ہو کر سرسبز گلستان ہو جائے۔ بخوبی کامل یقین ہے کہ تمام یورپ میں صرف ایک سلطنت روس ہے جو جنگ سے اظہار نفرت نہیں کرتی اور حقیقتاً شرکت رکھتی ہے ورنہ دوسری سلطنتیں تو کسیطرح جنگ کی مصیبت میں پڑنا نہیں چاہتیں ہیں اگرچہ شمالی افریقہ مصر، ہرزگوینا، بوسنیا وغیرہ کے تینوں معاملات خوفناک ہیں اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ کونسا معاملہ ان تینوں معاملوں میں سے یورپ کے باقاعدہ جنگ کا باعث ہو جائیگا۔ کونسا معاملہ یورپ میں باہمی انفصال سے امن و امان کے باقی رہنے کا باعث ہو جائے لیکن صرف اسقدر کہہ سکتے ہیں کہ خوفناک وہی معاملہ ہے جس میں روس کی سازش یا شرکت ہے اور اسی وجہ سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تمام سلاطین یورپ اپنی نگاہ انتخاب ہرزگوینا اور بوسنیا ہی کے مفسدہ انگیز معاملات پر ڈالیں اور سب سے پہلے فساد کے اس چشمے کو روکیں۔ مصر کا معاملہ ایسا نازک نہیں ہے کہ اس کے تصفیہ کے چشم پوشان [illegible] شمالی افریقہ کا بڑا تعلق ہے وہ فرانس کے ساتھ ہے اور فرانس اب اپنی آگ میں جل رہا ہے۔ لہذا یورپ کو فرانس کے معاملہ کی بھی چنداں پرواہ نہیں۔ بہت دن نہ گذرنے پائینگے کہ یا تو فرانس مجبور ہو کر شمالی افریقہ سے اپنی فوجیں واپس کریگا یا تمام شمالی افریقہ کو اپنا مطیع اور مسخر کریگا۔ البتہ ہرزگوینا اور بوسنیا کا معاملہ سب سے زیادہ خوفناک ہے اور اسی کیجانب سلاطین یورپ کو بالفعل متوجہ ہونا چاہئے۔ فقط۔

مراسلات

نمبر ۳

آنریبل مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ اور بابو کیشب چندر سین صاحب

سلسلہ کو ظاہر کرنے کے لئے جیسے اس اخبار نور افشاں کے مثل رجوع حاشیہ پر دیکھو لو

جلد ۱۳ نمبر [illegible] مطبوعہ [illegible] گذشتہ
جلد ۱۳ نمبر [illegible] مطبوعہ [illegible] گذشتہ
جلد ۱۳ نمبر [illegible] مطبوعہ [illegible]

بہ سلسلہ اول کہ علم الہامی جاننے کی ضرورت پر ناظرین کی نظر سے گذرا ہوگا جس میں مرحوم لارڈ میکالے نے علم الٰہی کی غلط فہمیاں اور کمزوریاں ثابت کر کے دکھلائی ہیں بلکہ دشمنی کے دروازے کھول دیے جیسے لارڈ میکالے صاحب نے بھی اس دستاویز کی تصدیق کی ہے ✦

ہم کو یہ بات بھی معلوم ہے کہ بعض علم جو تاریخ وغیرہ عمل میں نہیں آ سکتے۔ لیکن اکثر ایسے ہیں کہ اس علم کی خدمت بنام علم الٰہی کے معتبر ہے۔ علم الٰہی محض ایک علم ہی نہیں سمجھا جا سکتا ایک مرتبہ بھی ضرور ہے اور یہ بھی کہنا کہ وہ عمل میں نہیں آ سکتا درست نہیں ہے اور بے بنیاد بات ہے ہمارے بزرگ مولوی سید احمد خان بہادر بالقابہ ہمارے عزیز اہل اسلام نوجوانوں کو صرف علم ہی سیکھنے کی ترغیب دیتے ہیں کبھی بھولے سے بھی ان کو علم خصوصاً علم الٰہی کے کمال میں لانے کی ترغیب نہیں دلاتے ✦

کوئی بھی شخص نہیں کہ سید صاحب نے قرآن کو بطور ایک ایسا مذہبی علم تصور کیا ہو خاص کر جس قدر علم الٰہی کا حصہ ہمیں ہے کہ وہ ہرگز علم میں آ ہی نہیں سکتا۔ یا قرآن ان کے نزدیک ایسے علوم کا مخزن ہے جس کا کمال ہر ایک پر ظاہر ہو۔ بلکہ ان کے مشورے کے مطابق ہمیں ان کے اخبار تہذیب الاخلاق علیگڑھ میں

ان کی تفسیر قرآن میں موجود ہیں ثابت ہوتا ہے کہ وہ قرآن کو خیالات محض کا مجموعہ تصور فرماتے ہیں جب کبھی وہ قرآن کی کسی آیت سے تمسک یا اس سے استدلال کرتے ہیں تو یہ بھی امر نہیں ہوتا بلکہ تحریر کی کسی قدر کمی ہوتی ہے ہمیشہ تقلید کے حکم کو استعمال کرتے ہیں کبھی بھی علم الٰہی پر اس سے سند نہیں لیتے۔ ایک تازہ مثال کے مسئلہ میں جو انہوں نے قرآن کے پہلے سیپارہ کی تفسیر میں لکھا ہو دیکھا گیا کہ اگر چہ اس جگہ میں وہ قرآنی آیات اور احادیث کو بیان کرتے ہیں مگر جیسے ان کے حق میں تقلید پر انحصار کر دیا ہو کہ ان کی روایت میں اسباب طبعی کے جمع ہونے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس جگہ میں نو انکو واجب العمل کہنا چاہئے ✦

اس کے علاوہ انہوں نے مسیحی دین کے بانی یعنی خداوند یسوع مسیح کی پیدائش کے بارہ میں صاف دگر خیالات کے ساتھ کہا کہ مسیح کی پیدائش معمولی ہے اور جو قرآن کے واقعہ کو بھی وہ ایک نزاعی امر سمجھ دیا ہے کہ بے دفع معانی نہیں۔ حالانکہ اگر مسیحی دین سے کنارہ کشی کی جائے تو بھی کچھ باقی نہیں رہتا۔ غیر مسیحی مسئلہ تو قرآن کے مطابق بیان کی غرض کے لئے بھی ہے جیسے مسیح کی پیدائش کے معاملہ میں تو قرآن بھی الہامی کہتا ہے جیسے انجیل الٰہی کہتی ہے قرآن کے سورہ آل عمران کی آیت سے آخر تک دیکھئے تو اس کو معلوم ہوگا کہ قرآن کھلم کھلا کہتا ہے کہ اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھا فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین۔ سید صاحب نے مسیح کی پیدائش کے مسئلہ میں یہاں تک طول کھینچا ہے کہ اس کا ضعیف سا جواب بھی عیسائیوں کی طرف سے ہمارے دوست مولوی محمد حسین بٹالوی نے دیا ہے اور مولوی سید محمد ممتاز علی صاحب دیوبندی طالب علم بی۔ اے کلاس گورنمنٹ کالج لاہور خلف الصدق مولوی سید محمد ذوالفقار علی خان صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر ضلع شاہ پور پنجاب نے ایک نہایت عمدہ رسالہ کی صورت میں اتنی صفحہ پر چھپوا کر اس رسالہ میں اس چھپنے سید صاحب کے بڑے سید صاحب

کی تائید کی ہے ہم اس وقت اس رسالہ کے مضمون پر کچھ نہیں لکھتے کسی دوسرے وقت اپنی رائے لکھیں گے۔ اب ہم اپنے اصل مطلب کو لکھتے ہیں ✦

کہ ہمارے آنریبل مولوی صاحب نے اپنے نوجوانوں کو یہی تعلیم دی ہے کہ عقلی امور ہی کی غرض سے ہو جائیں کبھی علم الٰہی کے علم کو عمل میں نہ لائیں کہ علم الٰہی ایک ایسا امر ہے کہ اس کا ثبوت سے کچھ علاقہ ہی نہیں جیسا کہ ہمیشہ دیکھا گیا ہے اس مشہور قول پر چلنا ہی بنا اشعار خیال ہے۔ بابو کیشب چندر سین صاحب بھی ✦

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

ہونے کے بلکہ نقل خود سید صاحب اللہ ہی پر ثابت ہونے کے علم الٰہی کا ثبوت کو صرف عقلی دلیلوں پر ہی منحصر نہیں سمجھتے بلکہ عبادت اور وجدان کو بھی داخل سمجھتے ہیں۔ یعنی بابو صاحب کا بیان ہے کہ سب سے پہلے رشتہ عقل ہی سے ہوتا ہے اور ایقان کی بنیاد رکھی گئی صرف عقل و نبوت ہی پر بس نہیں بلکہ باطنی عقل کی بھی ضرورت ہے۔ سچی صاحب اس معاملہ میں تقدیس کے مرتبہ کو اسی قدر کہ اس دنیا میں نتیجہ سمجھتے ہیں اور خیالی دنیا میں اس کے متعلق بہت سی برکتیں بتلاتے اور مانتے ہیں ✦

تحقیق مزاج اور خدا کی ذات اور صفات کے سمجھنے والے سے یہ بات پوشیدہ نہ ہوگی کہ خدا شناسی کے بارے میں ہر فرقہ اور ہر ملک اور ہر قوم کے لوگوں نے بہت ہی افراط و تفریط کی ہے بہت سے تھوڑے لوگ ہیں جنہوں نے اعتدال کو قبول کیا ہو۔ کیا اہل اسلام میں اور کیا ہنود صاحبان میں اور کیا عیسائیوں میں ان پڑھ اور بغیر پیشہ انسان ہونے میں جو عمل و دھوکے کی نشو و نما ہوتے ہیں۔ جناب باری تعالیٰ کی ذات اور صفات میں وہ ایسی وجہ کہ غلط کاریاں استعمال کرتے ہیں کہ جن کی اصلاح مشکل ہوتی ہے ایسا ہی ہر ایک گروہ میں سے وہ ہیں جو تفریط کے دریا میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک گروہ میں سے افراط کے خیالی جنگلوں میں وہ انسان ڈھونڈتے ہیں کہ سوائے علم کی روشنی کے ان کے نزدیک خدا کی ہوتی قیمت



ولفلاسفہ ہیں کچھ چیز ہو اور نہ عرفان۔ البتہ جاہ و منصب قبول کرنے والے تو وہ ہیں جو علم کی روشنی سے بھی خدا شناسی میں ترقی کرتے ہیں اور اسی دنیا میں افلاطون کے مرتبہ کو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں بلکہ کر بیٹھے ہیں۔ ہماری دانست میں ہمارے سید صاحب قبلہ وہ ہیں جو افلاطون کے مقولوں میں سکونت کرتے ہیں جنکی بلندی تک معمولی آدمیوں کا خیال بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور تیمن صاحب وہ انسان ہیں جو جاہ و منصب کے مکان میں [illegible] کے ساتھ رہتے ہیں ❊

کوئی نوجوان اہل اسلام ناراض نہ ہو کیونکہ تیمن صاحب پر جا نکتہ چینی اس عرفان کے معاملہ میں نہیں کرتے بلکہ بحث کرتے ہیں۔ کیا یہ عقل کی بات ہے کہ صرف ایک ایک کے لیے سے ہی خدا کو پالیں اور سب سے اعلیٰ درجہ کے ذریعہ کا مخفی سمجھے جائیں۔ کیا سید صاحب نبی عرب کی گوشہ نشینی سے جو انہوں نے کوہ حرا میں کی منکر ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ سید صاحب عقلی مباحثوں میں ایسے مستغرق ہیں کہ کوئی دوسرا ان کو حد سے [illegible] اگر [illegible] ہم نے مانا کہ یہ بھی کچھ بیجا امر نہیں مگر خو کسی امر کی کوئی حد بھی چاہئے۔ کیا اگر ایسی باتیں ہیں جو عقل سے صحیح بھی نکل سکتی ہو تو اس وجہ لازم آتا کہ وہ حقیقتیں خیالی اور وہمی ہیں اور فی الحقیقت کچھ وجود نہیں رکھتیں ❊

اس مضمون کو ہم اس امر پر ختم کرتے ہیں کہ البتہ اگر کوئی بات خلاف عقل ہو تو ہم خود بھی اس سے انکار کرینگے۔ لیکن سلوک تو یہ ہے کہ اکثر حقیقتیں ایسی ہیں کہ جن کا وجود تو ہرگز مشکوک ہے اور انکا راز نہیں کھلتا۔ پس ایسی باتوں کو معجزہ کہتے کہ انکو عقل سے اعلیٰ اور بلند تر سمجھیں تو کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہمارے مولوی صاحب اور تیمن صاحب میں یہ فرق ہے کہ وہ کل حقیقتوں کو یا تو مطابق عقل یا خلاف عقل فرمائیں گے اور یہ کل حقیقتوں میں سے بعض کو خلاف عقل اور اکثروں کو مطابق عقل اور باقیوں کو عقل سے جدا اور اعلیٰ کہیں گے۔ اب ناظرین انصاف کریں کہ ایک ہندو صاحب کے خیالات اور حقیقتیں ہیں بلکہ تحقیقات میں کس پایہ کی ہیں اور اہل اسلام کے کی کس رتبہ کی ہیں۔ ہم نہ ہندوؤں کو بت پرست سمجھتے ہیں اور اہل اسلام کو خدا پرست لیکن علماء کے برعکس یہ ہندو مت کو بھی دین سے قرابت قریبہ ہو اور اسلام کو اس کی سخت سے سخت مناسبت ہو۔ بے شبہ اہل اسلام کو وہاں نام توحید ہو ویسے بھی ہو وہ توحید ہیں [illegible] سید صاحب کے علم خیالات نے اس نوعی فرقہ کو یہاں تک فرض توحید بنے رہا ہو اور کچھ انہیں چھوڑا نہیں۔ کیا کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ اسلام کی سب باتیں ایسی ہیں کہ عقل انسانی سے ان کا اثبات ممکن ہو اگر کوئی دعویٰ کرتا ہو تو ہم کو پتہ بتلائے ۔ ❊ باقی آئندہ

راقم ضمیمہ

تتمہ نمبر ۳ بائبل قانون قدرت کے موافق ہے

فی زمانہ کوپرنیکس کا نظام شمسی صحیح ہو اور ہر ایک آدمی خوب جانتا ہے کہ زمین اور دیگر سب ستارے آفتاب کے گرد حرکت کرتے ہیں لیکن گر اس وقت کے بیانات اور تقریروں کو دیکھا جاے کہ گر کہہ چنا تسلیم کیا جانا تمام مطابق نظارہ دیکھا جاسکتا تو بھی بہت صحیح ہے کیونکہ ابھی بھی ان مروجہ خیالات کو مطابق نظارہ کہہ کر حال کے نظام کے مطابق کر سکتے ہیں اور [illegible] عالموں کی جبلیات کو [illegible] کوپرنیکس وغیرہ بھی صحیح کہہ سکتے ہیں۔ پہلا ظہورات قدرتی کو عین نظارہ کے مطابق بیان کرتا ہے اور دوسرا عین اصلی واقعات کا ذکر کرتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جاوے تو طلوع۔ غروب۔ گھٹنا۔ بڑھنا۔ افق۔ عمق وغیرہ نسبتی الفاظ ہیں اور انسے کسی جسم کی حرکت قطعاً ظاہر نہیں ہوتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ صبح کو افق اور آفتاب میں فاصلہ بڑھتا جاتا ہے اور شام کو افق اور آفتاب کے درمیان فاصلہ گھٹتا جاتا ہے۔ چونکہ ہماری توجہ سورج کی طرف ہوتی ہے ہم اسلئے صبح کو طلوع شمس اور شام کو غروب آفتاب کہتے ہیں باوجودیکہ ہم جانتے ہیں کہ فی الحقیقت فاصلہ کا درمیان افق و آفتاب کم و بیش ہوتا ہے لیکن ہم نے صرف صاف نظر آیا وہ بیان کیا۔

اب بھی (جبکہ آفتاب مرکز مانا جاتا ہے) اگر کسی فقرہ کو آدمی کرہ ہو تو اہم عوام کیواسطے اسطرح ادا کرینگے مگر باہم عالم گفتگو اور علمی طور پر کرینگے تو اسطرح بولیں گے لیکن جب سورج اور زمین کی حرکت کا ذکر کرینگے تو نظام مروجہ کے مطابق الفاظ اور اصطلاحات کا استعمال ہوگا۔ چونکہ بائبل عوام کے واسطے اور ہر قوم کے علاوہ کے موجب ہر ایک کیواسطے انہیں الفاظ اور اصطلاحات کا استعمال ہوا جو مطابق نظارہ ہیں اور اگر اسوقت (یا فیثا) کے علمی اصطلاحات کو مستعمل کیا جاتا تو بہت مشکل ہوتی کیونکہ علوم کی ترقی ہونے سے انہیں تغیر و تبدیل ہوا جاتا ہے ہم آجتک پڑھتے ہیں (یعنی اشیاء) و طلوع آفتاب کا لفظ استعمال کرتے ہیں [illegible] یہ نہیں کہتے (جو واقعی ہے) کہ افق بتدریج وابستگی پیچھے ہٹتا جاتا ہے اور فراخ میدان چھوڑتا جاتا ہے تو تب ہم کیونکر ایسی غلطی کرتے ہیں [illegible] کیونکہ طلوع و غروب آفتاب وقیام شمس وغیرہ اصطلاحات کسی خاص [illegible] نسبت نہیں ہیں۔ اور ان اصطلاحات سے [illegible] قدرتی قانون کی حرکات واقعی سے کچھ نہیں ہے اور اس حالیکہ علمی اصطلاحات کا استعمال (عالموں اور عوام میں) غیر مناسب ہے تو بائبل میں غلطی ہو۔ اب ہونا ضروری ہے کیونکہ ممکنات سے ہے کہ علمی مباحثات جو ایک وقت صحیح تسلیم کئے گئے ہیں دوسرے وقت غلط مانے جاویں لیکن ظہورات عینی (خواہ علوم میں کیسا ہی تغیر ہو) جب تک جسمانی حواس قایم ہیں بے بدل ہیں گے کیونکہ ہر وقت ہر جاہل [illegible] اور منتہی انکو سمجھ سکتا ہے [illegible] بالفرض اگر بائبل میں علمی عبارات کا استعمال کیا جاتا تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کس زمانہ کی اصطلاحات مستعمل ہوں [illegible] اگر صحیح علوم کے مطابق بیان کیا جاتا تو جبتک علوم ترقی نہ کرلیتے تب تک وہ کلام [illegible] رہتا اور اگر اس زمانہ کے علوم علمی بیان کئے جاتے تو بعد میں وہ غلط ہو جاتے۔ ایک زمانہ تھا کہ آفتاب متحرک مانا جاتا تھا پھر دوسرا زمانہ آیا کہ وہ ساکن تسلیم ہوا اور یہ سب انسانی دلائل و تفتیش کا نتیجہ

ہے اور فی الحقیقت اب تک اسکا متحرک و غیر متحرک ہونا معلوم ہے اور اسکے فیصلہ کا انحصار زمانہ کی آخری علمی ترقی پر ہے۔ الغرض اگر بائبل شروع میں ہی اسکا قطعی فیصلہ کر دیتی تو وہ دلیل اور تجسس و تفتیش خاک میں مل جاتی اور انسان کے دل کی طاقت کم ہو کر آدمی سست ہو جاتے غور کرنا چاہئے کہ نادر نظم (جو آغاز و انتہا کو تیح کے دن کے موافق بتا) کرانے بائبل میں کیسی خوبی خوبصورتی و دانائی ظاہر کی گئی ہے اشیاء کا ذکر ایسے اصطلاحات میں سادہ جو بائی قوانین قدرتی بتا گیا ہو ہر زمانہ میں درست اور تمام فہم میں ہے ✦

فی زمانہ مستوم مسئلہ ہے کہ زمین متحرک ہے اور ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ میں اپنے محور کے گرد حرکت روزانہ کرتی ہے اور باوجودیکہ یہ مسئلہ بائبل میں صاف بیان نہیں ہوا تو بھی تمام لوگ اسکی صداقت کو بے کلام مانتے ہیں لیکن زمین کی حرکت کے برخلاف جو شخص (انبیعی) پیش کرتا ہے جگہ وہ ہی نسان دور کر سکتا ہے جو علمی خیالات میں فرق رہتا ہو۔ جبکہ زمین اپنے محور پر حرکت کرتی ہے تو خط استوا اسکے مکانات فی گھنٹہ کس قدر مسافت طے کرتے ہونگے اور اگر وہ ہو تو اپنی اصلی حالت (سکون) پر رہتا ہے۔ عام تر جانتا ہے کہ اسکا جواب ان تشریحات میں سے ایک ہے جو حرکت کے بنیادی قاعدوں میں تحریر ہوا ہے لیکن بے علم و کم علم کے واسطے اسکے سوا کوئی علاج نہیں کہ عالموں کے اقوال و تحقیقاتوں کو تسلیم کرے۔ اگرچہ ہوا کو اس عجیب تیزی سے حرکت کرتے ہوئے تسلیم کرنے میں نقص ہے تو بھی زمانہ میں کوئی ایسا نہیں جسکو زمین کی حرکت میں شبہ ہو۔ باوجودیکہ ہوا کا ایسی تیزی سے چلنا اور اگر میں نہیں آتا تو بھی لوگ زمین کی حرکت کی بابت کہتے ہیں کہ اسکی بابت خاطر خواہ فیصلہ ہو چکا ہے اور اب کوئی بحث حرکت کے رد کا نہیں ہے۔ معلوم ہو وے کہ آغاز میں علمی تحقیقات بائبل کے خلاف معلوم ہوتی ہیں لیکن مروج ہو جانے پر یہ اختلاف رفع ہو جاتا ہے۔ یہی ایسے دعوے کو تسلیم کرنے میں (بہ لحاظ ادب و اعتبار بائبل) لوگ خوف کھاتے ہیں لیکن جب اسکی

تشریح موجودہ خیالات کے مطابق ہو جاتی ہے تو مطمئن ہو جاتے ہیں۔ بعض لوگ مستعد ہیں کہ خام خیالی کو شکر ہو گلیت کو کتب سماوی کی تشریح ماننے میں ظاہر کی اجیر اگلی کے مستعد ہیں فرق ہو جاتے ہیں یہ سبب کہ مرد ہوتا ہے کہ دل جب صداقت کی بابت میں کوشش کرتا ہے تو بعض اوقات غلطی کی دلدل میں بھی دھنس جاتا ہے کیونکہ خیالات چشیں و وابات تعلیم کو دریکھنے سے درست کھتا ہے سب ہر ایک بشر کو (علمی) اپنے خیال کے مطابق مستعد ہونا چاہئے اور یاد رکھنا مناسب ہے کہ غلطی پر ہونا بھی ممکن ہے اور اس مسئلہ کی تصدیق کے واسطے مستعد ہیں کہ (سکون زمین و غیرہ) غلط رائے پر قائم و مضبوط ہو کر جوش و خروش کرنا بجز دلیل و برہان نا جایز ہے ✦ راقم احمد

اخبار تار برقی

روم - ۲۹ اپریل - سر الفرڈ بیجٹ اور مسٹر منسی نے گورنمنٹ اٹلی اور برٹش کی ہر ایک درخواست پر جو طیبہ وغیرہ سفارتی دستخط کئے ہیں جسمیں اٹلی کے حق اسباب کو محفوظ رکھنے کے واسطے ہوانی کا ایک علاقہ قرطبہ بنانے کے واسطے اجازت منظور کی گئی تھی ✦

واشنگٹن - ۳۰ اپریل - گورنمنٹ مسٹر بیٹ ہوسینا کے باشیوں کی معافی کا اشتہار دیا ہے ✦

لنڈن - ۲۲ اپریل - قلعہ ونڈسر میں تیسرے جشن ہو رہے ہیں۔ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند نے کل سے روز تو ہار لینڈ کے بادشاہ کو نائیٹ آف گارٹر کا خطاب مرحمت کیا ✦

کل رات کو ہوس آف کامنس میں مسٹر گلیڈ سٹون صاحب نے آئرلینڈ کے محصول کی بابت اپنی رائے ظاہر کر کے مل کی کمیٹی میں ایک بل کے جاری کرنیکا ارادہ ظاہر کیا گورنمنٹ متحدہ ممالکات نے مسٹر سی ایلنس نیدی کی برجٹ کی سفارش کی تھی کہ منظور کرنے کا ہوم سکرٹری نے ارادہ ظاہر کیا تحریر بحکم کوئی ٹیکس لگایا جاویگا ✦

کلکتہ - ۳۰ اپریل کل شام کو سفارت برما یہاں سے روانہ ہو گئی ✦

لنڈن - ۳۰ اپریل - گورنمنٹ اور آئرش ممبروں کے درمیان جو مستحضر ہیں ان میں روز بروز دوستی کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں۔ افواہ ہے کہ لارڈ ڈفرن صاحب آئرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ مقرر ہونگے ✦

کل رات کو ہوس آف کامنس میں وہ مسودہ دوبارہ پڑھا گیا جسمیں ممبران پارلیمنٹ کو ایسے نئے آدمی کے ممبر مقرر کرنے میں جو شرت عتابی کرتے ہیں روکنے کے واسطے جرمانہ کرنے کا اختیار دیا جاوے ✦

لنڈن - ۳۰ اپریل - ارل کوپر صاحب آئرلینڈ کی لارڈ لفٹنٹی کے عہدہ سے مستعفی ہو گئے اور بجائے انکے ارل سپنسر مقرر ہوں گے ✦

ہوس آف لارڈز میں آج شام کو ارل گرینول صاحب نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ وہ خبر جسکا منشاء یہ تھا کہ سر الفرڈ بیجٹ صاحب اور مسٹر منسی صاحب نے ایک دستاویز پر اپنے دستخط کئے ہیں معتبر نہیں ہے ✦

لنڈن - ۲۹ اپریل - سرکاری طور پر اشتہار دیا گیا ہے کہ ارل سپنسر صاحب آئرلینڈ کے لارڈ لفٹنٹ مقرر کئے گئے اور وہ خاص اس وجہ سے کیبنٹ میں بطور خود ہونے کے مجاز ہیں ✦

حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند کی سالگرہ - ۲۴ مئی کو ہوگی اور حضور گورنر جنرل بہادر ہند اس تاریخ کو ۱۰ بجے رات کے ایک لیوی دربار منعقد فرماینگے ✦

بمبئی - ۲۹ اپریل - جہاز ٹیری نامی کل خلیج فارس سے یہاں پہونچا جسکے ذریعہ سے یہ معلوم ہوا کہ ۵ - ۶ اپریل کو قلعہ مسقط میں جو مسقط سے ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے بین سلطان مسقط اور انکے عمزاد بھائی ابراہیم کے لڑائی ہوئی اور سلطان نے قلعہ کو جو گولہ اندازی کر کے اسکو اڑا دیا اور پھر اپنا قبضہ کر لیا۔ اس لڑائی میں کئی آدمی مقتول و مجروح ہوئے ✦

عرب۔ کے باغیوں نے مقام سنکس کے گرد و نواح کی ان اقوام پر جنہوں نے رنفس کی اطاعت قبول کی ہے حملہ کر کے کئی ایک آدمیوں کو مقتول و مجروح کیا۔ مقام قیروان کے قرب و جوار میں بھی باغیوں نے حملہ کر کے وہاں کے لوگوں کو تیغ بیدریغ کیا ہے اسلئے قلعہ قیروان کی فوج کا ایک دستہ باغیوں کے تعاقب میں گیا ہے +

کارخانہ پارچہ بافی بمبئی میں چند ہندوستانیوں کی طرف سے کارخانہ پارچہ بافی قائم کرنے کے لئے ایک کمپنی بنی ہے اسکے اجرا کے لئے تقریباً چندہ وصول ہو گیا ہے +

تقرر۔ میجر جی۔ ایچ۔ وسٹرن صاحب کرنل گورنر جنرل ممالک مغربی و شمالی بجائے کرنیل سونسن صاحب کے قائم مقام سپرنٹنڈنٹ جنرل جناب مقرر ہوئے +

بارش۔ خبر آئی ہے کہ مقام آسام اور کچھار میں کثرت سے بارش ہوئی اور جب گرم موسم کی نہایت ضرورت ہے اسواسطے چاء کی تیاری اور رولنگ سے خشک نہ ہونے کی شکایت آئی ہے +

آمدنی و خرچ ۲۲ اپریل کی شام کو ہوس آف کامنز لنڈن میں مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے سالانہ آمدنی و خرچ کے کاغذات پیش کئے پچھلے سال آمدنی کی تعداد ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ تھی اور خرچ ۸ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ۔ سال رواں کی آمدنی تخمیناً ۸ کروڑ ۱۰ لاکھ ۸۰ ہزار ۵ سو پونڈ اور خرچ ۸ کروڑ ۹ لاکھ ۲۰ ہزار پونڈ۔ تجویز ہوئی ہے کہ انکم ٹکس کو زر فاضل سے دور کیا جاوے اور گاڑیوں پر محصول زیادہ کیا جاوے۔ شراب وغیرہ مسکرات کے محصول میں ۲ لاکھ ۲۳ ہزار پونڈ کی کمی ہوئی ہے سالگرہ حضور ملکہ قیصر ہند بسبب کمی ایام جلوس کے حضور ممدوحہ کی سالگرہ ملک انگلینڈ میں ۳ جون کو ہوگی اور دیگر مقامات میں حسب معمول ۲۴ مئی کو ہوگی +

چین والے چاہتے ہیں کہ سررشتہ تعلیم میں اور زیادہ افسر مقرر کئے جاویں +

بھوٹان کا حاکم بیمار ہے +

لودیانہ

ہز آنر لفٹنٹ گورنر بہادر کی تشریف آوری۔ ہمارے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جناب لفٹنٹ گورنر

بہادر ممالک پنجاب وغیرہ ۲۰ مئی سنہ حال کو ۶ بجے شام کے یہاں رونق افروز ہوئے۔ صاحب موصوف ۲۰ مئی کو ٹھیک ۶ بجے لودیانہ ریلوے اسٹیشن پر رونق افروز ہوئے۔ اور پیشوائی کے واسطے جناب صاحب کمشنر بہادر قسمت انبالہ و جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لودیانہ و جناب صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس لودیانہ ریلوے اسٹیشن پر موجود تھے۔ صاحب ممدوح مع اپنی لیڈی کے ریل سے اترتے ہی برائے ملاحظہ شفاخانہ تشریف لے گئے اور سیر و ملاحظہ کر کے اعلا کی سڑک سے گذر کر اور چوڑے بازار کا ملاحظہ فرماتے ہوئے میونسپل لائبریری کا ملاحظہ فرمایا اور بعد فراغت کمیٹی میں تشریف لے گئے ملاحظہ کر کے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر رونق افروز ہوئے +

ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بذریعہ اشتہار رؤسا انجمنات تمام درباریان ضلع و کرسی نشینان و اہلیان میونسپل کمیٹی و ممبران کمیٹی کو اطلاع دے دی تھی کہ ۹ بجے رات کو پریڈ پولیس میں جناب معلی القاب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر کا سلام کرایا جاویگا اس لئے سب صاحبان وقت معینہ پر تشریف لاویں چنانچہ پریڈ پولیس میں ایک کلاں خیمہ نصب کیا گیا اور پریڈ کو خوب آراستہ کر دیا گیا تھا وقت مقررہ پر سب صاحبان موجود ہو گئے۔ اور صاحب ممدوح مع الوسٹ ٹھیک ۹ بجے پریڈ پولیس میں رونق افروز ہوئے۔ پیشتر تشریف آوری صاحب موصوف معرفت جناب تحصیلدار صاحب لودیانہ درباریان وغیرہ صاحبان مذکورہ بالا کو ٹکٹ ملگیا تھا۔ رونق افروزی کے وقت بذریعہ باجہ انگریزی سلامی ہوئی اور آتشبازی کے گولے چھوڑے گئے۔ جب جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر خیمہ میں تشریف فرما ہوئے تو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ہر ایک کو ٹکٹ ملاحظہ فرما کر بترتیب

پیش کیا اور سب نے ایک ایک اشرفی یا روپیہ جیسی کہ حیثیت ہو کر کے پیش کی تھی۔ پریڈ میں خوب روشنی ہوئی تھی اور سرائے سردار علی محمد خان صاحب والا جہاں پر صاحب میں بھی روشنی ہوئی تھی۔ بعد سلام کے آتشبازی چھوڑی گئی۔ بعد اختتام آتشبازی جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی اور وہاں سے معاودت کر کے ریلوے اسٹیشن پر تشریف لے گئے جہاں سے ایک بجے کے بطرف انبالہ تشریف فرما ہوئے۔ ۲۱ مئی کو صاحب ممدوح شملہ میں داخل ہو گئے +

انتظام ہر ایک امر کا اچھا رہا اور جناب منشی ہرسنگھ صاحب تحصیلدار لودیانہ و لالہ گوبند سنگھ صاحب تہتم عدالت نے اپنی اپنی متعلقہ کارروائی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچایا۔ اور داروغہ صفائی نے اپنی کوشش سے شہر کو خوب ہی صاف کرا دیا تھا +

مستی بنت شیر کے شہتیر و لکڑیاں وغیرہ میں جو بیچ شہر واقع ہیں بڑی بھاری آگ لگی اور بہت نقصان ہوا میونسپل کمیٹی کے بمبہ نے کچھ کام نہ دیا +

یکم مئی کو رات کے وقت جناب منشی کنھیا لال صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ نے جو مدت سے لودیانہ میں سکونت پذیر تھے حضرت کی رحلت فرمائی حالات جنکے حالات سے زمانہ واقف ہے مفصل کیفیت کی حاجت نہیں کہ یہ صاحب کیسے تھے +

یکم مئی سے ضلع کی عدالت کا وقت تبدیل ہو گیا ہے یعنے اب صبح کے ۶ بجے سے ۱۲ بجے تک وقت مقرر ہو گیا ہے +

سیلہ رکھو سرکاری کا حسب دستور سابق کے روز جمعرات کو شام کے وقت دو مرتبہ آندھی آئی جسنے سیلہ کے لطف کو بالکل اڑا دیا +

جزیہ خانہ کی نسبت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے حکم دیا ہے کہ جو مستورات شب کے وقت جانوران کو دیکھنا چاہتی ہیں انکو داروغہ جزیہ خانہ لالٹین سے دکھا دیا کرے +

مسیحی دوستوں سے درخواست

در بارۂ طبع کرنے ایک کتاب مسمّی مجموعۂ حکایات مذہبی و منظوم تصنیف کے

مرتب صاحب سلامت۔ تسلیم۔ براہ عنایت مضمون ذیل درج صحیفہ فرمائیے۔

اے برادران عزیز

میں آپ سے ایک عمدہ و فائدہ بخش کام میں مشورہ لینا چاہتا ہوں اور گو کہ اسقدر میں آپکی کمک بھی درکار ہے جو کہ میں تنہا اسکے انجام کرنے میں قاصر و عاجز ہوں اسلئے آپ کی بلکہ کل مسیحی بھائیوں کی کمک کا محتاج ہوں مگر از راہ مہربانی آپ بھی دست گیری کیجئے تو امید قوی ہے کہ یہ کام بآسانی انجام ہو کر باعث فائدہ عام کا ہوگا۔ اگرچہ ان دنوں انواع اقسام کے علم اور مذہبی کتابیں ہمارے ہر روز میں چھپکے دیکھے فائدہ مند ہونے میں مگر ہنوز کوئی ایسی عمدہ کتاب مذہبی حکایات کی نظر نہیں آئی جو ہم مسیحیوں کے لئے متفرق اوقات میں سود مند ہو اور چند حالات میں قوت و تقویت حاصل کرنے کا ذریعہ ٹھہرے۔ بارہا میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں اس قسم کی ایک کتاب طیار کرکے مسیحی بھائیوں کی خدمت میں پیش کروں مگر کثرت کار نے مجھکو مجبور رکھا۔ اب فرصت پاکر خدا کے فضل سے ایک کتاب حکایات مذہبی کا مجموعہ کیا ہے جس میں متفرق مضامین کے نظم جات شامل ہیں جو ہر حالت کے لئے مفید ہیں بعض ایمان کے تقویت کے لئے بعض عبرت کیلئے بعض رفتار و زندگی کی اصلاح کے لئے اور بعض مصیبت کی برداشت کے لئے سود مند ہیں۔ کتاب مذکورہ میں نوٹس بھی لکھے گئے ہیں جو ناظرین کو خوشی و تسلی دونوں حاصل ہونگی میں علاوہ اسکے مرتب نے اس خیال سے کہ اکثر مسیحی بھائی نظم و اشعار کے شائق ہیں چند مشہور و معروف شاعروں کی نعت متفرق طرز کی و غزلیں کتاب مذکورہ کے آخر میں درج کی ہیں جس سے یقین ہے کہ ناظرین کی پسند خاطر ہوں گی۔ کتاب مذکورہ مردوں عورتوں لڑکوں لڑکیوں کی تلاوت کے لائق ہے اور سنڈے سکول کی تعلیم کی خاطر خواہ ہو۔ اب التماس یہ ہے کہ کتاب مذکورہ بالا تو کمل ہوچکی اور اسکو روس اردو میں طبع کرانیکا ارادہ ہے مگر جب تک اسکے خریدار بہم نہ پہنچیں اور انکی لاگت کی تعداد مہیا نہ ہو جائے اسکا شائع کرنا دشوار ہے اسلئے آپکی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ آپ اسکی خریداری میں نام درج کرائیے اور تا مقدور اور بھائیوں کو اسکی خریداری کی ترغیب دیجئے۔ در اصل کتاب نہایت دلچسپ و مفید ہوگی قریب ۲۰۰ صفحہ ہونگے اور قیمت اسکی اسطرح پر قرار پائی ہے کہ جو بھائی نام درج کرانے وقت قیمت بھیجدیں انکو ایک جلد مع محصول ایک روپیہ پڑیگی مگر جو اصحاب پیشگی قیمت نہ بھیجیں انکو ایک جلد مع محصول عہ پر دستیاب ہوگی۔ بس از راہ مہربانی ارشاد فرمائیے کہ آپ کو کتنی جلدیں درکار ہیں مگر ساتھ ہی اسکی قیمت بھی بھیجئے تو میں نوازش ہوگی تاکہ انکی بھی کسقدر کفایت ہو سکے۔ میں آپکا مسیحی بھائی۔

اشتہار از عدالت تحصیل لودیانہ بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر

راسم خلف ... ساکن ... بنام ... خان ساکن ... لودیانہ ڈگریدار۔ مدعا علیہ

مطالبہ مبلغ ...

صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ... اراضی و جائداد شمولہ ... واقعہ موضع ... مبلغ ... روپیہ پاس ... کچہری ... سو و ساہوان لودیانہ کے رہن ہے واسطے ... ڈگری ... بذریعہ اشتہار واسطے نیلام ... اراضی مذکورہ کے منشاء حکم صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر جاری کیا جاتا ہے کہ اراضی مذکورہ بالا جسکی اقسام مندرجہ ذیل ہیں بتاریخ ... مطابق ... ۱۳۰۹ ... بروز ... نیلام ہوگی جس کسیکو بولی دینا اور خریدنا منظور ہو وہ تاریخ معینہ پر حاضر ہو کر بولی دیوے۔ قبل اسکے تحصیل لودیانہ میں درخواست گذرانے جبکہ نیلام بغرض دریافت اصلی قیمت اراضی کے ہوگا۔

اطلاع

چونکہ مقدمہ میں تعداد ... روپیہ کا دعویٰ عدالت ... میں رجوع ہوا امید ہے کہ ... بحکم ... سکنہ لودیانہ کو ... ڈگری ... عدالت ... کی بابت ... کیونکہ سابق بھی ... درخواست و اشتہارات کی اطلاع ... رہا ہوں اسواسطے کسی ... کو ... ذمہ دار نہیں ہوں۔

اعلان

ناظرین انگریزی و اردو کے ... کو بذریعہ اشتہار اعلان دیا جاتا ہے کہ آئندہ اگر کسی صاحب کو مضامین برائے اندراج اخبار نور افشاں و رسالہ ... یا ... میں خط و کتابت کرنا منظور ہو تو مسٹر ... ایڈیٹر ... صاحب سے مشن پریس لودیانہ کے نام ... کریں البتہ روپیہ پیسہ کا حساب و کتاب متعلقہ اخبار ابھی میری تحویل میں ہے جو اسباب ہے ہر ایک صاحب کو مجھ سے مخاطب ہونا چاہئے اگر نور افشاں کے نامہ نگاران اپنے اپنے مکتوب الیہ کو پہچان کر بترتیب خط و کتابت نہ کریں تو کاتب و مکتوب الیہ دونوں کو تکلیف ہوگی اور اس صورت میں نور افشاں کا ذمہ دار ہونا سخت دشوار ہے۔

المشتہر

پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ